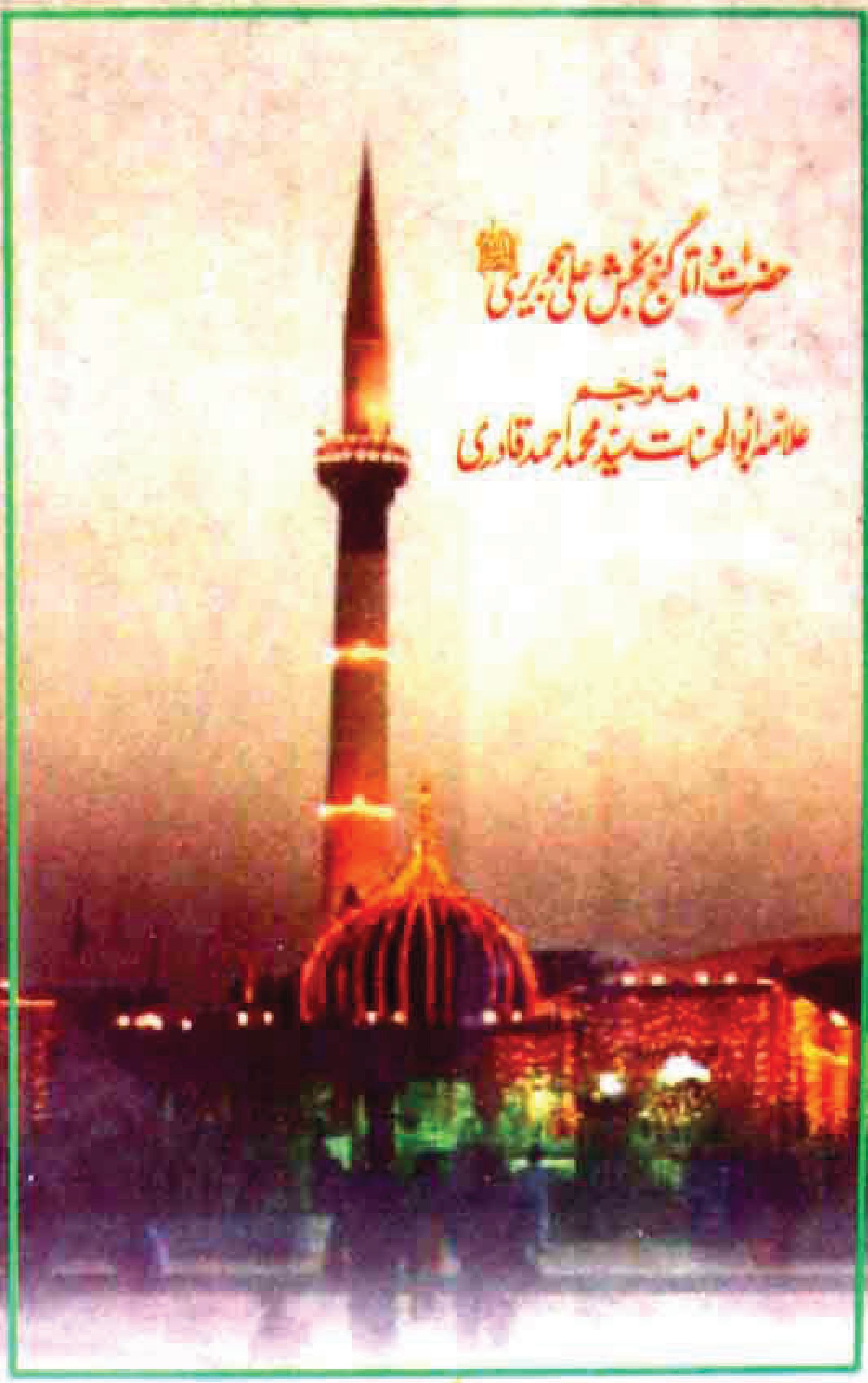
کشف المحجوب



حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری

مترجم
علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۰ لاہور

کلام المرغوب

ترجمۂ

کشف المحجوب

تصوف کی لازوال اور شہرۂ آفاق کتاب

تصنیفِ عظیم

ابوالحسن سید علی بن عثمان ہجویری قدس سرہ العزیز

مترجم

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق بحق جامع حسنات العلوم نزد مسجد وزیر خان محفوظ ہیں

نام کتاب	کشف المحجوب
تصنیف عظیم	ابوالحسن سید علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	ابوالحسنات سید محمد احمد قادری
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تاریخ اشاعت	اپریل 2002ء
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	1Z41
قیمت	-/150 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

فیکس:۔ 042-7238010

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔ 021-2210212-2212011-2630411

e-mail:- zquran@brain.net.pk

Website:- www.ziaulquran.com

marfat.com

Marfat.com

تقسیمیں دلی بھی نہیں ہو سکتے۔ اور نبی ولی یکساں بھی نہیں ہو سکتے اور ہر عاقل جو اس دلیل کو سمجھ لے گا وہ نبی و ولی کے مابین اس شبہ کو اپنے سے اٹھا دے گا۔

اور اگر کسی کو یہ وہم پھر رہے کہ ولی کو بذریعہ کرامت خارق عادات امور عطا ہوتے تو وہ نبوت کا دعوے کیوں نہیں کرتا۔ یہ محال ہے۔ اس لیے کہ خبر طرز ولایت میں تصدیق قول ہے اور معنی کے خلاف دعویٰ کرنا کذب صریح ہے اور کذاب ولی نہیں ہو سکتا۔ تو اگر ولی نبوت کا دعویٰ کرے تو یہ معجزہ کا توڑنا ہے اور وہ کفر صریح ہے۔ اور کرامت مومن مطیع کے سوا کسی کو نہیں ملتی اور کذب معصیت شعاری ہے نہ کہ اطاعت تو جب یہ امر واضح ہو گیا کہ ولی کی کرامت حجت نبی کے ثبوت کے لیے ہے تو پھر کرامت اور معجزہ میں اشتباہ و تساوی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ پیغمبر علیہ السلام معجزہ سے اپنی نبوت کا ثبوت دیتے ہیں اور ولی کرامت کے ذریعہ بھی انبیاء کرام کی نبوت کا ثبوت دیتے ہیں اور اپنی ولایت کے ذریعہ بھی ثبوت نبوت دیتے ہیں۔ اور ولی کی کرامت معجزۂ انبیاء کا عین ہوتی ہے اور مومن کے لیے ولی کی کرامت کا مشاہدہ انبیاء کرام کی تصدیق میں زیادہ موثق درجہ پیدا کر کے یقین پیدا کرتی ہے۔

اس میں کسی قسم کا کوئی شبہ مشابہت نہیں۔ اس لیے کہ ان کا دعویٰ آپس میں مخالفت نہیں ہوتا جو ایک دوسرے کی نفی کرے بلکہ ولی کا دعویٰ نبی کے دعویٰ کا عین ہوتا ہے جیسا کہ شریعت مطہرہ میں جب ایک گروہ ورثہ کا مدعی ہو تو جب ایک وارث کی دلیل ثابت ہو گئی تو یہی دلیل تمام ورثاء کے لیے ثبوت دعویٰ کی دلیل ہو جائے گی۔ اور جب دعویٰ ایک دوسرے کے خلاف ہو تو ایسی صورت میں ایک دلیل دوسرے کے لیے دلیل نہیں ہو سکتی۔ تو جب نبی معجزہ کے دلائل سے مدعی نبوت ہوتا ہے۔ اور ولی نبی کے دعویٰ پر تصدیق کے لیے کرامت سے خصم کو تسلیم کراتا ہے تو پھر اس میں شبہ غلبہ کا شبہ ناممکن ہے۔

معجزہ اور کرامت

یہ بات تو واضح و لائح ہو چکی ہے کہ معجزہ اور کرامت جھوٹے کے ہاتھ سے ناممکن ہے مگر اس سلسلہ واضح فرق ظاہر ہونا ضروری ہے۔ تاکہ جو مداہنہ تھوڑا یا اقل قلیل بھی باقی ہے۔ وہ بھی رفع

Marfat.com

ہو جائے۔ لہٰذا اب سنو اور اچھی طرح سمجھ لو کہ معجزات میں اظہار کرنا شرط معجزہ ہے اور کرامت میں ولی کی طرف سے کتمانِ کرامت شرط ہے۔

اس لیے کہ معجزہ کا فائدہ اور ثمر غیر کی (ہدایت و اصلاح) کیلئے ہے اور کرامت خاص صاحبِ کرامت کے لیے ہے۔

پھر معجزہ کو صاحبِ معجزہ قطع بھی کر سکتا ہے اور یہ اس کا عین اعجاز ہے [1]

اور ولی بذریعہ کرامت جو چیز بصورتِ عذاب نازل کرا دے تو پھر اسے رفع نہیں کر سکتا کیونکہ وہ کرامت ہے یا استدراج۔ پھر صاحبِ معجزہ شرع شریف میں تصرف کر سکتا ہے اور اس کی ترتیب اوامر و نواہی میں کرنے کا مجاز ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے اس امر کا مجاز بنایا ہے۔

برخلافِ صاحبِ کرامت کے کہ اسے بجز تسلیم و قبول کے چارہ نہیں۔ حتیٰ کہ ولی کسی وجہ اور کسی شکل میں حکم شریعت اور احکام اسلامیہ اور شرع مصطفےٰ علیہ التحیۃ کے منافی کچھ کرنے کا مجاز ہی نہیں۔ اگر کوئی کہے کہ جب معجزہ خارقِ عادات ہے اور دلیل صدق نبی۔ تو جب اس کی جنس غیر غیر نبی کے لیے جائز رکھی تو یہ معتاد ہو جائے گی اور عین حجت اثباتِ معجزہ تمہارے لیے اثباتِ کرامت کو باطل کرتی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو یہ کہنا خلافِ واقعہ ہے۔ اس لیے کہ معجزہ ناقض عاداتِ خلق ہے اور کرامتِ ولی غیر معجزہ انبیاء ہے۔ اور وہ اس امر پر دلیل ہے کہ معجزہ نبی کی یہ شان ہے تو پھر معجزہ معجزہ کا ناقض کیسے ہو سکتا ہے۔ تو نے دیکھا نہیں جب حضرت خبیب کو کافرانِ مکہ نے سولی پر چڑھا دیا تو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تھے اور مسجد نبوی میں جلوہ افروز مگر مدینہ سے مکہ کا یہ تمام ماجرا ملاحظہ فرما رہے تھے اور صحابہ کرام کو یہ سب کچھ بتا رہے تھے۔ جو حضرت خبیب کے ساتھ ہو رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خبیب کی آنکھوں سے بھی حجاب اٹھا دیئے

---

[1] یعنی نبی بذریعہ معجزہ اگر کسی پر اس کے پاداشِ جرم میں دعا کر کے عذاب نازل کرا دے تو پھر ... علیہ السلام کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر عذاب نازل کئے جیسا کہ ارشاد ہے فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُّفَصَّلَاتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ (از مترجم غفرلہ)

marfat.com
Marfat.com

انھوں نے بر سرِ بازار اپنے ولیِ نعمت مجسمۂ رحمت جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جمالِ جہاں آراد دیکھا اور نہایت مسرت وانبساط سے آدابِ درباری بجا لاتے ہوئے مؤدبانہ سلام عرض کیا۔ حضور نے ان کا سلام سنا۔ حضور نے جواب سلام دیا۔ وہ اللہ تعالیٰ نے گوشِ خبیب تک پہنچایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رو بہ قبلہ ہو کر ان کے لیے دعا فرمائی۔

تو یہ معاملہ کہ حضور خبیب کو مدینہ سے ملاحظہ کریں اور خبیب مکہ سے مدینہ میں حضور کو دیکھیں۔ ایک ایسا فعل ہے جو خارقِ عادت ہے اور معجزہ ہے حضور کے لیے اور وہ جو حضرت خبیب مکہ سے مدینہ میں حضور کے جمالِ جہاں آراد کا مشاہدہ کر رہے تھے۔ وہ کرامت تھی اور خارقِ عادت تھی۔

اس لیے بالاتفاق غائب کی رویت عادت کے خلاف ہے اور پھر زمانہ ومکان کی غیوبت میں کچھ فرق نہیں۔ چنانچہ خبیب رضی اللہ عنہ کی کرامت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مکان کی غیوبت میں متقدمین کی کرامت کی طرح ایک کرامت تھی۔

یہ ایک فرقِ مبین ہے اور برہانِ واضح جو ثابت کرتا ہے کہ کرامت ومعجزہ دونوں علیحدہ نہیں اس لیے کہ کرامت بغیر تصدیق صاحبِ معجزہ نہیں ہوتی اور ایسے مومن کے سوا جو مصدق ومطیع ہو ظہور میں نہیں آتی۔ اور وہ امتی سے ظہور پذیر ہوتی ہے اور جو کرامت امتی سے سرزد ہوتی ہے وہ درحقیقت معجزہ انبیاء کرام ہے۔ اس لیے کہ ان کی شریعت باقی ہے۔ اور ان کی حجت و برہان بھی باقی ہیں۔ تو اولیاء کرام صدق رسالت رسل پر گواہ ہیں۔ اور سوا ان کے کسی غیر امتی سے ظہورِ کرامت روا نہیں۔ اس کی تائید میں ایک حکایت مروی ہے۔ جو حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ سے مشہور ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار اپنی عادت کے مطابق جنگل میں اپنی تجریدِ توحید کے ساتھ تھا کہ بعد چندے ایک گوشہ سے ایک شخص اٹھا اور میرے ساتھ ہم نشین ہونے کی خواہش ظاہر کرنے لگا۔ میں نے اس کے باطن پر نگاہ ڈالی تو مجھے اس سے نفرت پیدا ہوئی۔ میں نے سوچا کہ یہ کون ہے جو اس سے نفرت پیدا ہو رہی ہے۔ تو وہ کہنے لگا۔ ابراہیم فکر نہ کریں۔ میں نصاریٰ میں سے صابی ہوں اور اقصائے بلادِ روم سے صرف آپ کی ہم نشینی کی نیت سے آیا ہوں۔ جناب سن کر مجھے اطمینان ہوا کہ نفرت یوں ہوئی تھی کہ یہ بیگانہ ہے۔ میں نے اسے اپنی ہم نشینی کی اجازت دیدی اور کہا کہ اے راہب (راہب نصاریٰ میں جو زاہد اور تارک الدنیا ہوتے تھے انہیں کہتے ہیں

Marfat.com

ہمارے پاس اکل و شرب کا انتظام نہیں ہے۔ ہمیں اس امر کا خطرہ ہے کہ کہیں تمہیں اس جنگل میں ہماری معیت سے تکلیف نہ ہو۔

راہب کہنے لگا حضرت آپ کی اتنی زبردست شہرت عالم میں ہے مگر ابھی تک آپ طعام و شراب کے غم میں ہیں۔ مجھے اس کا یہ جواب پسند آیا۔ میں نے امتحاناً اسے ہمراہ لیا کہ دیکھیں اپنے دعوے میں کہاں تک سچا ہے۔ سات شبانہ روز بادیہ پیمائی کرتے رہے۔ ساتویں روز اسے بھوک پیاس نے اتنا تنگ کیا کہ کہنے لگا ابراہیم آپ کی کرامات و عرفان کا ڈھول دنیا میں لوگ بجاتے ہیں لیکن اب میں مجبور ہوں کہ آپ کی ولایت کا انکار کر دوں۔ اس لیے کہ اب پیاس بھوک نے میری تمام طاقت سلب کر لی ہے۔ میں نے سر عجز بارگاہ بے نیاز میں جھکایا۔ اور عرض کی الٰہی مجھے اس کافر کے سامنے رسوا نہ کر۔ اب تک اس کا خیال باوجود بیگانہ ہونے کے میرے ساتھ اچھا ہے۔ تیرے کرم سے بعید نہیں کہ ایک کافر کے حسن ظن کو جو میرے ساتھ حسن اعتقاد تک پہنچا دے۔ فرماتے ہیں جب میں نے سر اٹھایا تو ایک طبق دیکھا جس میں دو روٹیاں اور دو پیالے پانی کے رکھے تھے۔ ہم دونوں نے وہ کھا پی کر تازگی حاصل کی اور چل دیئے۔

جب سات روز گزر گئے تو میں نے اپنے دل سے کہا کہ آج میں اس راہب کا بھی تجربہ کروں۔ قبل اس کے کہ یہ میرا امتحان کرے اور کچھ مجھ سے مانگے میں نے کہا اے راہب کچھ لا کہ آج تیری باری ہے۔ اپنے مجاہدہ کا پھل دکھلا۔ اس نے بھی سر زمین پر رکھا اور کچھ کہا کہ ایک طبق ظاہر ہوا۔ جس میں چار روٹی اور چار پیالے پانی کے موجود تھے۔ مجھے اس پر سخت تعجب ہوا اور اپنے گزشتہ ایام کی یاد میں رنجیدہ ہو کر میں نے یہ فیصلہ کیا کہ مجھے یہ کھانا نہیں ہے۔ اس لیے کہ کافر کے لیے آیا ہے۔ اگر میں اس سے کھاؤں تو اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ میں کافر سے مدد لوں۔

راہب کہنے لگا۔ ابراہیم کھاؤ۔ میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگا کیوں۔ میں نے کہا اس لیے کہ تو اس امر کا اہل نہیں اور اسے میں کرامت نہیں مانتا۔ اس لیے کہ کرامت تیرے حال سے بعید ہے مگر مجھے تعجب ضرور ہے اور میں فکر میں ہوں کہ اس کو میں کیا کہوں۔ اگر کرامت کہتا ہوں تو کافر سے کرامت محال ہے اور اگر معونت کہوں جو کافر کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ تو بھی مدعی کو شبہ ضرور ہوتا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

راہب کہنے لگا۔ ابراہیم آپ نوش فرمائیں۔ میں آپ کو دو بشارتیں دیتا ہوں۔ پہلے یہ کہ میں مسلمان ہوں۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ۔ دوسرے یہ کہ آپ کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت بلند ہے۔ میں نے کہا۔ وہ کیسے کہنے لگا۔ حضرت میرے پاس اس قسم کی کوئی قوت نہ تھی۔ جو آپ نے دیکھی۔ مگر میں نے آپ کے وسیلہ سے سر زمین پر رکھا اور عرض کی۔ الٰہی اگر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہے اور تیرا پسندیدہ ہے تو مجھے بھی دو قرص اور دو پیالہ پانی کے عطا فرما۔ اور اگر ابراہیم خواص تیرا ولی ہے تو اس کی ولایت کے صدقہ میں دو روٹی اور دو پیالہ پانی عطا فرما۔ جب سر اٹھایا تو یہ طبق میرے سامنے رکھا تھا۔

حضرت ابراہیم خواص رضی اللہ عنہ نے یہ سب قصہ سن کر اس طبق سے تناول فرمایا اور وہ راہب اس کے بعد اسلامی مشائخ کرام میں شمار ہوا۔ اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عین معجزہ ہے۔ جو کرامت ولی کے پردہ میں چھپا ہوا ہے۔ اور بالخصوص یہ بہت نادر امر ہے کہ نبی کی غیبت میں غیر بہان دکھانے اور وہ بھی ایک ولی کی موجودگی میں غیر کے ذریعے کرامت ظاہر ہوئی۔

اور یہ بھی حقیقت واقعہ ہے کہ منتہی ولایت کو بجز ولایت کے سوا کوئی نہیں جان سکتا۔ اور یہ راہب کے لیے ولایت ابراہیم خواص نہایت پوشیدہ چیز تھی اور علم اللہ میں اسے ولی ہونا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس پر مرتبہ ابراہیم خواص اور دین حق کی حقانیت اس صورت میں ظاہر فرما دی جیسے جادوگران فرعون پر کہ انھوں نے اسلام لانے سے قبل موسیٰ علیہ السلام کا مرتبہ جان لیا تھا۔ تو حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ کی سچائی کا ثبوت دیا۔ اور اس نے صداقت ولایت و حقانیت اسلام کا۔ اور معجزہ اور کرامت کے مابین فرق بین ہے۔

اس بحث میں بہت زیادہ مضامین ہیں۔ لیکن یہ کتاب ان سب کے بیان کی متحمل نہیں۔ اتنا یاد رکھو کہ کرامت اولیاء کرام میں یہ اور کرامت ہے کہ وہ اسے مخفی رکھیں کہ رفعائے کرامت میں شرط ولایت ہے۔

چنانچہ کوئی ولی اپنی کرامت بلاارادہ تکلیف ظاہر نہیں فرماتا۔ اور نہ انھیں ایسا کرنا زیبا ہے۔ میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر ولی اپنی ولایت ظاہر کردے اور اس سے

Marfat.com

اپنی صحتِ حال کا دعویٰ قائم رکھے تو نقصان نہیں لیکن اگر مظاہرہ ولایت کے لیے بالارادہ بتکلف اگر ظاہر کرے تو اس سے رعونت پیدا ہوتی ہے اور یہ مُضر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مدعیٔ الوہیت سے ظہورِ معجزہ

مشائخ صوفیہ اور تمام اہلسنت وجماعت اس امر پر متفق ہیں کہ کافر کے ہاتھ سے بھی کوئی ایسا فعل ظاہر ہو سکتا ہے۔ جو خارقِ عادت ہو۔ اور مثلِ معجزہ یا کرامت کے ظاہر ہو۔ اور تمام اسلوب و شبہ اس کے ظہور سے منقطع ہو جائیں اور کسی کو اس کے کذاب ہونے میں شک نہ ہو۔ اور اس فعل کا ظہور اس کے کاذب ہونے کے مغائر ہو۔

یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ فرعون لعین (کہ اس کا نام ریقیون تھا جو موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں تھا۔) اس نے چار سو برس کی عمر پائی۔ اور اس مدت العمر میں اسے کوئی بیماری اور مرض نہ ہوا۔ اور پانی اس کے پیچھے پیچھے چلتا جب یہ کھڑا ہو جاتا تو پانی بھی کھڑا ہو جاتا۔ لیکن باوجود اس کے عقلاء کی نظر میں یہ جھوٹا تھا۔ اور اس کی خدائی دعویٰ کی تصدیق سمجھ داروں نے نہیں کی۔ وہ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مجسم و مرکب نہیں۔ علاوہ ازیں اگر اور بھی ایسے خارق عادات افعال اس سے ظہور میں آتے تو عقلاء اس کے کذبِ دعویٰ میں کبھی شک نہ کرتے۔

اور ایسے ہی شداد صاحبِ ارم (یعنی جس نے دنیا میں ارم کے نام سے بہشت بنایا تھا) اس کا حال ہے اور ایسے ہی نمرود کے بہت سے واقعات ہیں۔ اور اس پر قیاس کر لو۔ اور اسی قسم کے واقعات سے ہمارے مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی اور بتایا کہ آخر زمانہ میں دجال خارج ہوگا۔ اور خدائی کا دعویٰ کرے گا اور اس کی چپ و راست میں دو پہاڑ ہوں گے۔ داہنی طرف والا پہاڑ نمونۂ بہشت ہوگا۔ اور بائیں طرف والا نمونۂ جہنم۔ خلق کو اپنی الوہیت تسلیم کرانے پر دعوت دے گا۔ جو اس پر ایمان نہ لائے گا۔ اس پر عذاب کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ سے لوگوں کو موت و حیات کا مشاہدہ کرائے گا۔ وہ اپنی گمراہی و ضلالت میں جسے چاہے گا۔ مار دے گا۔ جسے چاہے گا زندہ کر دے گا۔ دنیا میں دجال کا حکم معلق ہوگا۔ لیکن اس کے علاوہ

marfat.com

Marfat.com

اگر اس سے ہرگز ایسے افعال اور بھی صادر ہو جائے تو عقلاً اس کے کاذب ہونے میں شک نہ کریں گے۔ عاقل یقینی طور پر سمجھ لے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سوا نہیں ہے اور وہ ذات ہے کہ کبھی متغیر و متلون نہیں ہو سکتی۔ وہ ماننا نہیں۔ غرضکہ ایسے امور جو اس قسم کے آدمی سے صادر ہوں۔ اسے استدراج کہتے ہیں۔ (اس کا نام کرامت یا معجزہ رکھنا ہی غلط ہے)۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ مدعی نبوت کاذب سے بھی ایسے افعال ظاہر ہو جائیں۔ مگر یہ اس کے کذب کی دلیل ہوتے ہیں۔ اگرچہ ویسے ہی امور خارق عادت ایک سچے نبی کے ہاتھ سے بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ مگر وہ اس کے صدق کی دلیل ہوتے ہیں۔

لیکن یہ ہرگز ممکن نہیں کہ جھوٹے سے کوئی ایسا فعل بھی ظاہر ہو سکے۔ جس میں دیکھنے والوں کو نبوت صادقہ کا شبہ ہو جائے اور اگر ایسا بھی ہونا ممکن ہوتا تو پھر سچے کو جھوٹے سے پہچاننا محال تھا۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ایسی صورت میں طالب حق کے سچا سمجھتا اور کسے جھوٹا۔ ایسی حالت میں حکم نبوتِ صادقہ ہی باطل تھا۔[1]

ہاں یہ روا ہے کہ مدعی ولایت سے کرامت کی شکل کوئی ایسی بات ظاہر ہو جائے جو دین میں درست ہو اگرچہ اس کا عمل اچھا نہ ہو۔ اس لیے کہ وہ رسول کی رسالت کی صداقت کا ثبوت ہے۔ اور اپنے رب کا فضل ظاہر کرتا ہے نہ یہ کہ وہ اس فعل کو اپنی قوت کی طرف نسبت کرے اور اصلیت ایمان میں بلا دلیل راست گو ہو۔ وہ تمام حالات میں اعتقاد کے ساتھ ولایت میں راست گو ہوتا ہے کیونکہ جب اس کا اعتقاد تمام حالات میں ولی کے اعتقاد کی صفت سے ہوتا ہے تو اگرچہ اس کے عمل اس کے اعتقاد کے موافق نہ ہوں۔ مگر ترکِ عمل کی وجہ میں دعویٰ ولایت اس سے ضبط نہیں ہوتا۔ جیسے دعویٰ ایمان (کہ وہ بلا عمل بھی درست ہے)
اور در حقیقت منصب ولایت و کرامت کسبی نہیں

تو خلاصہ یہ ہے کہ کسب و عمل انسان ہدایت کے لیے علت نہیں ہے۔ جیسا کہ اس سے قبل ہی ہم بتا چکے ہیں کہ اولیاء کرام معصوم نہیں ہوتے اس لیے کہ عصمت شرطِ نبوت ہے۔

---

[1] خلاف عادت کا ظہور مثلاً [illegible] وغیرہ وغیرہ (از مترجم)
[2] انسان اپنے مجاہدہ و ریاضت سے حاصل کر سکے بقول سعدی علیہ الرحمۃ ؎
ایں سعادت بزورِ بازو نیست ۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ
یعنی جب مجاہدہ ریاضت سے ایک منزل ولایت و کرامت ہو بلکہ موہبت حق سے اس کا تعلق ہے تو ولی ولی ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

نہ کہ شرطِ ولایت مگر اولیاء اللہ ہر قسم کی آفاتِ معصیت سے محفوظ ضرور ہوتے ہیں۔

اس لیے کہ وجودِ معصیت نفیِ ولایت کی متقضی ہے اور نفیِ ولایت نفیِ ایمان کی متقضی نہیں۔ اس لیے کہ نفیِ ایمان ردّت ہے نہ کہ معصیت۔ یہ حضرت حکیم ترمذی محمد بن علی رضی اللہ عنہ کا مسلک ہے۔ اور اسی پر حضرت جنید بغدادی اور حضرت ابوالحسن نوری اور حضرت حارث محاسبی اور دیگر اہلِ حقائق رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اتفاق ہے۔ لیکن جو اربابِ عمل ہیں جیسے حضرت سہل بن عبداللہ تستری اور حضرت ابوسلیمان دارانی اور حضرت ابوحمدون قصار وغیرہ رضی اللہ عنہم اجمعین ان کا یہ مسلک ہے کہ شرطِ ولایت مداومتِ اطاعت ہے۔ حتیٰ کہ اگر ولی کے دل پر کسی کبیرہ کا خطرہ بھی گزرتا ہے تو وہ ولایت کے منصب سے معزول ہو جاتا ہے۔

مگر ہم اس سے پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ اس امر پر اجماعِ امت ہے کہ بندہ کبیرہ کے ارتکاب سے بھی خارج از ایمان نہیں ہوتا اور کوئی ولایت ولایت سے افضل نہیں ہے تو جب درجۂ معرفت جو اصلِ جمیع کرامات ہے۔ معصیت سے زائل نہیں ہوتا (تو محض ولایت کیونکر زائل ہو سکتی ہے) بلکہ محال ہے کہ جو چیز معرفت سے درجہ میں کمتر ہے وہ معصیت سے زائل ہو اور یہ اختلاف مشائخ کرام میں بہت لمبا ہے۔ اس مقام پر میرا مقصود اس بحث میں کسی کے دعویٰ کا ثبوت دینا نہیں ہے۔ بلکہ میرا مقصد اس مقام پر اس اہم حقیقت کا سمجھانا ہے کہ ولی پر کرامت کس حالت میں ظاہر ہوتی ہے۔ صحو میں یا سکر میں غلبہ میں یا تمکین میں۔

صحو اور سکر کی شرح تو ہم حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے بیان میں مفصل کر چکے ہیں۔ مگر حضرت بایزید اور ذوالنون مصری اور محمد بن خفیف اور حسین بن منصور اور یحییٰ بن معاذ رحمہم اللہ اور ایک جماعت کہتی ہے کہ ولی پر اظہارِ کرامت کا بہت سکر ہوتا ہے۔ اس کے سوا نہیں اور جو بحالتِ صحو ظاہر ہو وہ کرامت نہیں بلکہ ولی کے پردہ میں نبی کا معجزہ ہے۔ ان کے مذہب کے مطابق معجزہ اور کرامت میں بھی فرق یہی ہے کہ کرامتوں کا اظہار ولی کی حالتِ سکر میں ہوتا ہے۔ جب کہ وہ مغلوب الحال ہو۔ اور اس کے لیے دعوت نہیں ہوتی اور نبی پر اظہارِ معجزہ بحالتِ صحو ہوتا ہے۔ تاکہ وہ لوگوں پر اپنی تصدیقِ نبوت میں ظاہر کرے اور قوم کو طلبِ معاوضہ کے لیے بلائے۔ اور صاحبِ معجزہ حکم کی دونوں طرف پر مختار رہتا ہے۔

marfat.com

Marfat.com